

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

<?xml encoding="UTF-8">

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

خطبة فدکیہ حضرت الزہرا (س) فی مسجد النبی(ص)

خطبات خطبة الزہرا (س) فی مسجد النبی(ص)

روى خطبة الزهرا سلام الله عليها في المسجد النبى جمع من اعلام الشيعة والعامّة بطرق متعددة تنتهى بالاسناد عن زيد بن على ، عن ابيه، عن جده عليه السلام- وعن الامام جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه الباقر عليه السلام- وعن جابر الجعفى عن ابي جعفر الباقر عليه السلام- وعن عبد الله بن الحسن، عن ابيه - وعن زيد بن على، عن زينب بنت على عليه السلام- وعن رجال من بنى هاشم، عن زينب بنت على عليه السلام- وعن عروة بن الزبير، عن عائشة، قالوا لما بلغ فاطمة عليها السلام اجماع ابي بكر على منعها فدك، وانصرف عاملها منها- لاثت خمارها على راسها واشتملت بجلبابها، واقبلت فى لُمةٍ من حفدتها، ونساء قومها ، تطأُ ذُيولها، ما تخرم مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم-

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ شیعہ و سنی دونوں فریقوں نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے کہ جس کی سند کا سلسلہ زید بن علی تک پہنچتا ہے ، اس طرح کہ انہوں نے اپنے پدر بزرگوار اور جد اعلیٰ سے نقل کیا ہے ، اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے، نیز جابر جعفی نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا، اسی طرح جناب عبد اللہ بن حسن نے اپنے والد امام حسن علیہ السلام سے ، نیز زید بن علی نے زینب بنت علی علیہ السلام سے ، اسی طرح خاندان بنی ہاشم کے بعض افراد نے زینب بنت علی علیہ السلام سے، نیز عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے ، یہ سب کہتے ہیں :

حتى دخلت على ابي بكر وهو فى حشدٍ من المهاجرين والانصار وغيرهم، فنيطت دونها ملاءة، فجلست ثم اتت ائمةً اجهش القوم لها بالبكاء، فارتجّ المجلس، ثم امهلت بنية، حتى اذا سكن نشيج القوم، وهذات فورتهم، افتتحت الكلام بحمدالله فقالت:

” الحمدُ لله على ما انعم وله الشكر على ما الهم، والثناء بماقدّم من عموم نِعَمٍ ابتداءها، وسبوغ آلاء اُسداها وتمام منن اُولاها، جَمّ عن الاحصاء عددها، ونأى عن الجزاء اُمُدّها، وتفاوت عن الادراك اُبدّها ونديهم لِاستِزادتها بالشكر لا تَصّالها واستحمد الى الخلائق باجزالها، وثنى بالندب الى امثالها-

واشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له، كلمة جعل الاخلاص تاء ويلها وضمن القلوب موصولها ،وانار في

جس وقت جناب ابوبکر نے خلافت کی باگ دور سنبھالی اور باغ فدک پر قبضہ کر لیا، جناب فاطمہ (س) کو خبر ملی کہ اس نے سرزمین فدک سے آپ کے نوکروں کو ہٹا کر اپنے کارندے معین کردئیے ہیں تو آپ نے چادر اٹھائی اور باپردہ ہاشمی خواتین کے جھرمٹ میں مسجد النبی (ص) کی طرف اس طرح چلی کہ نبی (ص) جیسی چال تھی اور چادر زمین پر خط دیتی جارہی تھی۔

جب آپ مسجد میں وارد ہوئیں تو اس وقت جناب ابو بکر، مہاجرین و انصار اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، آپ پردے کے پیچھے جلوہ افروز ہوئیں اور رونے لگیں، دختر رسول کو روتا دیکھ کر تمام لوگوں پر گریہ طاری ہو گیا، تسلی و تشفی دینے کے بعد مجمع کو خاموش کیا گیا، اور پھر جناب فاطمہ زہرا (س) نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

” تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنی بے شمار اور بے انتہا نعمتوں سے نوازا، میں شکر بجالاتی ہوں اس کی ان توفیقات پر جو اس نے مجھے عطا کیں، اور خدا کی حمد و ثناء کرتی ہوں ان بے شمار نعمتوں پر جن کی کوئی انتہا نہیں، اور نہ ہی ان کا کوئی بدلا ہو سکتا ہے، ایسی نعمتیں جن کا تصور کرنا امکان سے باہر ہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم اسکی نعمتوں کی قدر کریں تاکہ وہ ہم پر اپنی نعمتوں کا اضافہ فرمائے، ہمیں شکر کی دعوت دی ہے تاکہ آخرت میں بھی وہ ایسے ہی اپنی نعمتوں کا نزول فرمائے ۔

میں خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں، وہ وحدہ لا شریک ہے، ایسی وحدانیت جس کی حقیقت اخلاص پر مبنی ہے اور جس کا مشاہدہ دل کی گہرائی سے ہو تا ہے اور اس کے حقیقی معنی پر غور و فکر کرنے سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔

التَّفَكَّرُ معقولها، الممتنع من الا بصار رؤيته، ومن الألسن صفة، ومن الا وها م كیفیتہ، ابتدع الا شياء لامن شئء كان قبلها، وانشاها بلا اختداء امثلة امثلها، كو نه بقدرته، وذرا هابمشيته من غير حاحة منه الى تكو ينها، ولا فائدة له في تصويرها، الا تثبيتا لحكمته، وتنبيهاً على طاعته، واظهاراً لقدرته، تعبداً لبريته و اعزازاً لدعوتہ۔ ثم جعل الثواب على طاعته ووضع العقاب على معصيته، زيادة لعباده من نقمته وحياسة لهم الى جنته۔

واشهد ان ابی محمدا عبده ورسوله، اختاره قبل ان ارسله، (وسمّاه قبل ان اجتباہ) واصطفاه قبل ان ابتعثه، اذ الخلائق بالغيب مكنونة وبسّترِ الاله او ایل مصونة، وبنهاية العدم مقرونة، علما من الله تعالى بما یر الامور واحاطة بحدوث الدهور ومعرفة بمواقع الامور، ابتعثه الله اتما ماً لامره وعزيمة على امضاء حكمه وانفاذاً لمقادير رحمته فرأى الامم فرقا في اديانها، عكفاً على نيرانها وعابدةً لاثوانها، منكراً لله مع عرفانها ۔

وہ خدا جس کو آنکھ کے ذریعے دیکھا نہیں جاسکتا، زبان کے ذریعے اس کی تعریف و توصیف نہیں کی جاسکتی، جو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

وہ خدا جس نے ایسی ایسی موجودات خلق کی جن کی اس سے پہلے نہ کوئی نظیر ملتی ہے اور نہ کوئی مثال، اس نے اپنی مرضی و مشیئت سے اس کائنات کو وجود بخشا بغیر اس کے کہ اسے اس کے وجود کی ضرورت ہو، یا

اسے اس کا کوئی فائدہ پہونچتا ہو۔

بلکہ کائنات کو اس نے اس لئے پیدا کیا تاکہ اپنے علم و حکمت کو ثابت کرسکے ،اپنی اطاعت کے لئے تیار کرسکے، اپنی طاقت و قدرت کا اظہار کرسکے، بندوں کو اپنی عبادت کی ترغیب دلا سکے اور اپنی دعوت کی اہمیت جتا سکے؟

اس نے اپنی اطاعت پر جزاء اور نافرمانی پر سزا معین کی ہے، تاکہ اپنے بندوں کو عذاب سے نجات دے ، اور جنت کی طرف لے جائے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدربزرگوار حضرت محمد، اللہ کے بندے اور رسول ہیں، ان کو پیغمبری پر مبعوث کرنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا، (اور ان کے انتخاب سے پہلے ان کا نام محمد رکھا) اور بعثت سے پہلے ان کا انتخاب کیا، جس وقت مخلوقات عالم غیب میں پنہاں تھیں، نیست و نابودی کے پردوں میں چھپی تھیں اور عدم کی وادیوں میں تھیں، چونکہ خداوند عالم ہر شے کے مستقبل سے آگاہ ، زمانے کے حوادث سے باخبر اور قضا و قدر سے مطلع ہے۔

فاناراللہ بأبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظلمہا، وکشف عن القلوب بھمہا وجلی عن الابصار غممہا وقام فی الناس بالہدایۃ، وفا نقذ ہم من الغوایۃ وبصرہم من العمایۃ۔ وھداهم الی الدّین القویم، ودعا ہم الی الطریق المستقیم ۔

ثم قبضہ اللہ الیہ قبض رافۃ واختیارور غبۃ وایثار، فمحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) من تعب هذه الدار فی راحة۔
قد حُفَّ با لملائکۃ الابرار، ورضوان الرّبّ الغفار، ومجاورة الملك الجبار۔

صلی اللہ علی اٰبی نبیہ وامینہ، وخیرتہ من الخلق وصفیہ والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو مبعوث کیا تاکہ اپنے مقصد کو آگے بڑھائے، اپنے حتمی فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہونچائے اور لوگوں پر اپنی رحمت کو نازل کرے۔

(جب آپ مبعوث ہوئے) تو لوگ مختلف ادیان میں بٹے ہوئے تھے، کفر و الحاد کی آگ میں جل رہے تھے، بتوں اور آگ کی پرستش کر رہے تھے اور خدا کی شناخت کے بعد بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے وجود مقدس سے تاریکی اچھٹ گئیں جہالت و نادانیاں دلوں سے نکل گئیں، حیرتیں و سرگردانیاں آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں، میرے باپ نے لوگوں کی ہدایت کی اور ان کو گمراہی اور ضلالت سے نجات دی ، تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر آئے اور دین اسلام کی راہ دکھائی اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔

اس کے بعد خدا نے اپنے پیغمبر کے اختیار، رغبت اور مہربانی سے ان کی روح قبض کی ، اس وقت میرا باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہے اور اس وقت فرشتوں اور رضایت غفار اور ملک جبار کے قرب میں زندگی گزار رہا ہے

خدا کی طرف سے میرے باپ، نبی اور امین خدا، خیر خلق اور صفی خدا پر درود و سلام اور اس کی رحمت ہو۔

ثمّ التفتت الى اهل المجلس وقالت :

انتم عباد الله نصب امره ونهيه، وحملة دينه ووحيه، وامناء الله على انفسكم، وبلغاءه الى الأمم زعيم حق له فيكم، وعهد قدّمه اليكم، ونحن بقية استخلفها عليكم كتاب الله الناطق، والقرآن الصادق، والنور الساطع، والضياء اللامع، بيّنة بصائره، منكشفة سرائره، منجلية ظواهره، مغتبطة به اشياعه، قائداً الى الرضوان اتباعه، مودّالين النجاة استماعه، به تنال حجج الله المنورة، وعزائم المفسرة، و محارمه المحذّرة و بيّناته الجالية وبراهينه الكافية، و فضائله المندوبة ورخصه الموهوبه و شرائعه المكتوبة ۔

فجعل الله الايمان تطهيراً لكم من الشرك، والصلاة تنزيهاً لكم من الكبر، والزكاة تزكية للنفس، ونماءً في الرزق، والصيام تثبيتاً للاخلاص، والحج تشييداً للدين، والعدل تنسيقاً للقلوب، وطاعتنا نظاماً للملّة، وإمامتنا أماناً من الفرقة، والجهاد عزّاً للاسلام۔

اس کے بعد آپ نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا:

تم خدا کے بندے، امر و نہی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عہدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو، تم ہی لوگوں کے ذریعے دوسری قوم تک دین اسلام پہنچ رہا ہے، تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدار ہو، اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمہارا کوئی عہد و پیمان ہے؟

حالانکہ ہم بقية الله اور قرآن ناطق ہیں وہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن و منور اور اس کے اسرار ظاہر ہیں، اس کے پیرو کار سعادت مند ہیں، اس کی پیروی کرنا، انسان کو جنت کی طرف ہدایت کرتا ہے، اس کی باتوں کو سننا وسیلہ نجات ہے اور اس کے بابرکت وجود سے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہے اس کے وسیلے سے واجبات و محرمات، مستحبات و مباحات اور قوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خدا وند عالم نے تمہارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا، نماز کو تکبر سے بچنے کے لئے، زکوٰۃ کو وسعت رزق اور تزکیہ نفس کے لئے، روزہ کو اخلاص کے لئے، حج کو دین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت کو نظم زندگی اور دلوں کے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

وذاً لاهل الكفر والنفاق والصبر معونة على استيجاب الاجر، والامر بالمعروف والنهي عن المنكر مصلحة للعامة، وبرّ الوالدين وقايةً من السخط، وصلة الارحام منسأة في العمر ومنمأة للعدد والقصاص حقناً للدماء والوفاء بالنذر تعريضاً للمغفرة، وتوفية المكايل والموازين تغييراً للبخس، والنهي عن شرب الخمر تنزيهاً عن الرجس، واجتناب القذف حجاباً عن اللعنة وترك السرقة إيجاباً للعفة وحرّم الله الشرك اخلاصاً له بالربوبية۔

<فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون>[1]

واطيعوا الله فيما امركم به ونهاكم عنه ۔

<انما يخشى الله من عباده العلماء> [2]

ثم قالت : ايها الناس اعلّموا أنّي فاطمة ،وابي محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اقول عوداً وبدواً اُولا اقول ما اقول غلطاً،ولا فاعل ما فاعل شططاً.

اور ہماری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کو تفرقہ اندازی سے دوری، جہاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کا سبب قرر دیا، اور صبر کو ثواب کے لئے مددگار مقرر کیا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر عمومی مصلحت کے لئے اور والدین کے ساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کا ذریعہ اور صلہ رحم کو تاخیر موت کا وسیلہ قرار دیا، قصاص اس لئے رکھا تاکہ کسی کو ناحق قتل نہ کرو نیز نذر کو پورا کرنے کو گناہگاروں کی بخشش کا سبب قرار دیا اور پلیدی اور پست حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کو حرام کیا، زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا ،چوری نہ کرنے کو عزت و عفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کو حرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقویٰ و پرہیز گاری کو اپناؤ اور تمہارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اور اسلام کی حفاظت کرو خدا کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرو۔

”اور خدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا (س) نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پہلی اور آخری بات یہی ہے ،جو میں کہہ رہی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

<لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين روف رحيم -> [3]

فَإِنْ تَعَزَّوْهُ وَتَعَرَّفُوهُ تَجِدُوهُ ابى دُونِ نَسَائِكُمْ،وَإِذَا بَنِ عَمِّ دُونِ رَجَالِكُمْ وَلِنَعْمَ الْمَعَزَّى إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

فَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ صَادِعًا بِالنِّذَارَةِ ،مَائِلًا عَنِ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ ضَارِبًا ثَبَجَهُمْ ،آخِذًا بِأُكْظَامِهِمْ دَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ يَجِفُّ الْأَصْنَامُ وَيَنْكُثُ الْهَامُ حَتَّىٰ أَنْهَزَمَ الْجَمْعُ وَوَلَّوْا الدَّبْرَ حَتَّىٰ تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صَبْحِهِ وَأَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مُحْضِهِ وَنَطَقَ زَعِيمُ الدِّينِ وَخَرَسَتْ شِقَاقُ الشَّيَاطِينِ وَطَاحَ وَشِيظُ النَّفَاقِ وَانْحَلَّتْ عَقْدُ الْكُفْرِ وَالشَّقَاقِ وَفَهْتَمَ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي نَفَرٍ مِنَ الْبَيْضِ الْخَمَاصِ -

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حَفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مَذْقَةَ الشَّارِبِ وَ نُهْزَةَ الطَّامِعِ وَقَبْسَةَ الْعَجْلَانِ وَ مَوْطَىٰ الْأَقْدَامِ تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ وَتَقْتَاتُونَ الْقَدَّ أَذْلَةً خَاسِيَةً تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ۔

”خدا نے تم ہی میں سے پیغمبر کو بھیجا تمہاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے

اور مومنین کے حق میں دل سوز و غفو رو رحیم تھے۔“

وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ، میرے شوہر کے چچا زاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منسوب ہونا کتنی بہترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرایا، اور شرک پھیلانے والوں کا سد باب کیا ان کی گردنوں پر شمشیرِ عدالت رکھی اور حق دہانے والوں کا گلاب دیا تاکہ شرک سے پرہیز کریں اور توحید و عدالت کو قبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خدا کی طرف دعوت دی، بتوں کو توڑا اور ان کے سروں کو کچل دیا، کفار نے شکست کھائی اور منہ پھیر کر بھاگے، کفر کی تاریکیاں دور ہو گئیں اور حق مکمل طور سے واضح ہو گیا، دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین کی زبانوں پر تالے پڑ گئے، نفاق کے پیروکار ہلاکت و سرگردانی کے قہر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

(اور تم اہلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شہادت زبان پر جاری کر کے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہو گئے، درحالیہ کہ تم دوزخ کے دہانے پر اس حالت میں کھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھوکے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمہارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھا جو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

فانذکم اللہ تبارک وتعالیٰ بابی محمد (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) بعد اللتیا والتی، و بعد ان منی ببہم الرجال و ذوبان العرب و مردة اهل الكتاب > کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها اللہ < [4]

او نجم قرن الشيطان، او فغرت فاعرة من المشركين قذف اخاه علياً في لهواتها، فلا ينكفئ حتى يطأ جناحها باخمصه، ويخمد لهبها بسيفه مكدودا في ذات اللہ، مجتهداً في امر اللہ قريباً من رسول اللہ، سيداً في اولياء اللہ، مشمراً ناصحاً، مجدداً كادحاً لاتاخذه في اللہ لومة لائم وانتم في رفا هية من العيش وادعون فاكهون، آمنون تتربصون بنا الدوائر، وتتوكلون الاخبار، وتتكصون عند النزال، وتفرون من القتال۔

تم قبائل کے نجس پنچوں کی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوں کو کھال سمیت کھا لیتے تھے، اور دوسروں کے نزدیک ذلیل و خوار تھے اور ارد گرد کے قبائل سے ہمیشہ ہراساں تھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمد مصطفیٰ (ص) کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھی، تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑے نما افراد اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا ”لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑکا تے تھے خدا اسے خاموش کر دیتا تھا“ اور جب کوئی شیاطین میں سے سر اٹھاتا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی زبان کھولتا تھا تو حضرت محمد اپنے بھائی (علی) کو ان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اور علی (ع) اپنی طاقت و توانائی سے ان کو نیست و نابود کردیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کردیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضا کے لئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے رہے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے رہے، رسول اللہ (ص) کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ہمیشہ جہاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رہتے تھے، لیکن تم اس حالت میں آرام کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزارتے تھے، (اور ہمارے لئے کسی بری) خبر کے منتظر رہتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے فرار ہو جایا کرتے تھے ۔

فلما اختار الله لنبیہ دار انبیائہ وماوی اصفیائہ، ظہرت فیکم حسیکۃ النفاق، وسمل جلاباب الدین، ونطق کاظم الغاویں، ونبغ حامل الاقلین، وهدر فنیق المبطلین، فخطر فی عرصاتکم، واطلع الشیطان راسہ من مغرزه هاتفا بکم، فالفاکم لدعوتہ مستجیبین، وللعزۃ فیہ ملاحظین، ثم استنہضکم فوجدکم خفافا واحمشکم فالفاکم غضابا، فوسمتم غیر ابلکم، واوردتم غیر مشربکم، هذا والعهد قریب، والكلم رحیب، والجرح لما یندمل، والرسول لما یقبر، ابتداراً زعمتم خوف الفتنة۔[5]

فہیہات منکم وکیف بکم وانی تو فکون، و هذا کتاب اللہ بین اظہرکم، اُمورہ ظاہرہ، واحکامہ زاہرہ، واعلامہ باہرہ وزواجرہ لائحہ واوامرہ واضحہ قد خلفتموہ وراء ظہورکم ارغبۃ عنہ تریدون؟ ام بغیرہ تحکمون؟ >بئس للظالمین بدلا <[6]

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کر لیا، تو تمہارے اندر کینہ اور نفاق ظاہر ہو گیا، لباس دین کہنہ ہو گیا اور گمراہ لوگوں کے سِلے منہ گھل گئے، پست لوگوں نے سر اٹھالیا، باطل کا اونٹ بولنے لگا اور تمہارے اندر اپنی دم ہلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آگئے اس نے تمہیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہو گئے وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بنا کر اس جگہ بٹھا دیا جس کا وہ حق دار نہ تھا، حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے، زخموں کے شکاف بھرے نہیں تھے، ابھی پیغمبر (ص) کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا "لیکن خبردار رہو کہ تم فتنہ میں داخل ہو چکے ہو اور دوزخ نے کافروں کا احاطہ کر لیا ہے ۔"

افسوس تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم نے کونسی ڈگر اختیار کر لی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اور اس کے احکام واضح اور اس کے امر و نہی ظاہر ہیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیار کرنا چاہتے ہو؟ یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟ "ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے"

>"ومن یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وهو فی الآخرة من الخاسرین۔<[7]

ثم لم تلبثوا الا ریث ان تسکن نفرتہا، ویسلس قیادہا، ثم اخذتم توروب وقدرتہا وتہیجون جمرتہا، وتستجیبون لہتاف الشیطان الغوی واطفاء انوار الدین الجلی وإهمال سنن النبی الصفی، تشربون حسواً فی ارتغاء وتمشون لاهلہ وولدہ فی الخمرۃ والضراء، ویصیر منکم علی مثل حرّ المدی، ووُخز السنان فی الحشاء ۔

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لى من ابى - > افحكم الجاهلية تبغون ومن احسن من الله حكماً لقوم يوقنون <[8]

افلا تعلمون! بللى قد تجلى لكم كالشمس الضاحية انى ابنته۔

اَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ ! اءْ اَغْلَبْ عَلَى ارثى۔؟

” جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیار کریگا اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا ۔“

تم خلافت کے مسئلہ میں اتنا بھی صبر نہ کرسکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہو جائے اور اسکی قیادت آسان ہو جائے (تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مہار کو ہاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کردیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑلیں) اور شیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول(ص) کو خاموش کرنے میں مشغول ہو گئے ،تم ظاہر کچھ کرتے ہو لیکن تمہارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمہارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اور نیزے سے پیٹ میں زخم کردیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیں ہے، ؟!

” کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو ؟!!

” کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بہتر کون ہو گا۔“

کیا تم نہیں جانتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ میں رسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہوں (اور تم میری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر میرے ارث پر قبضہ جمالو)۔

یا ابن ابی قحافة اَفی کتاب اللہ ترث اباک ولا ارث ابی ؟ >لقد جئت شیئا فریا<

افعلیٰ عمدٍ ترکتم کتاب اللہ ونبذتموه وراء ظهورکم اذیقول: >وورث سلیمانُ داودَ <[9]

وقال فیما اقتص من خبریحییٰ بن زکریا علیہ السلام اذ قال: >ربِّ هب لی من لدنک ولیاً یرثنی ویرث من آل یعقوب <[10]

وقال :>واولوالارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ < [11]

وقال :>یو صیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین < [12]

وقال :>ان تر ك خيرا الوصية للوالدين والا قربين با لمعروف حقا على المتقين<[13]

اے ابن ابی قحافہ ! کیا یہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ اور ہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رہیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب و غریب حکم لگایا ہے، اور علم وفہم کے باوجود قرآن کے دامن کو چھوڑ دیا ، اس کو پس پشت ڈال دیا؟

کیا تم نے بھلادیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے >وورث سليمان داود< ”جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث لیا“، اور جناب یحییٰ بن زکریا کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے دعا کی:

”بارِ الہا !

اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو“، نیز ارشاد ہوتا ہے: ” اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔“ اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ ” خدا تمہاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے ۔“

نیز خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

”تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے ، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔“

وزعمتم ان لا حَطْوَۃَ لی ولا ارث من ابی ، ولا رحم بیننا، اَفْخَصَّکُمُ اللّٰہُ بِآیۃِ اُخْرَجَ ابی مِنْہَا ؟ ام هل تقولون ان اهل ملتین لا یتوارثان؟ اولست انا وابی من اهل ملة واحدة؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومه من ابی وابن عمی ؟

فدونکھا مخطوۃ مر حو لة ، تكون معک فی قبرک، تلقاک یوم حشرک ، فنعم الحکم اللّٰہ ، و نعم الزعیم محمد(صلی اللّٰہ علیہ آلہ وسلم) والموعد القيامة وعند الساعة یخسر المبطلون ولا ینفعکم اذ تندمون >ولکل نبامستقر<[14]

>وسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحلّ علیہ عذاب مقیم<[15]

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوند عالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگوں سے مخصوص کردیا ہے؟ اور میرے باپ کو ان آیات سے الگ کردیا ہے؟ یا تم کہتے ہو کہ میرا اور میرے باپ کا دو الگ الگ ملتوں سے تعلق ہے ؟ لہذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیا تم لوگ میرے پدربزرگوار اور شوہر نامدار سے زیادہ قرآن کے معنی و مفاہیم ، عموم و خصوص اور محکم و متشابہات کو جانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مہار کر لیا ہے اور اس کو آمادہ کر لیا ہے جو قبر میں تمہارے ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بہترین حاکم ہوگا اور محمد بہترین زعيم ، ہمارے تمہارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمہارا نقصان اور گھاٹا آشکار ہو جائے گا اور پشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی، ” ہر چیز کے لئے ایک دن معین ہے “ ۔

” عنقریب ہی تم جان لو گے کہ عذاب الہی کتنا رسوا کنندہ ہے ؟ اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں “ ۔

خطاب للانصار

ثم رمت بطرفها نحو الانصار فقالت :يا معشر (النقيبة)واعضاد الملة وحضنة الاسلام ،ما هذه الغميمة في حقى،والسنّة عن ظلامتى ؟

اماكان رسول الله صلى الله عليه واله ابى يقول: ”المرء يحفظ فى ولده“سرعان ما احدثتم و عجلان ذا اهالة ، ولكم طاقة بما احاول وقوّة على ما اطلب وأزاول ۔

أتقولون : مات محمد (ص)، فخطب جليل، استوسع وبه،واستنهر فتقه، و انفتق رتقه ،واظلمت الارض لغيبته وكسفت الشمس والقمر، وانتثرت النجوم لمصيبته، واكدت الآمال، وخشعت الجبال ،وأضيع الحريم ،وازيلت الحرمّة عند مماته ۔

فتلك والله النازلة الكبرى والمصيبة العظمى ، لامثلها نازلة، ولا بائقة عاجلة، اعلن بها كتاب الله جلّ ثناؤه فى افئيتكم وفى ممساكم ومصبحكم يهتف فى افئيتكم هتافا وصراخا وتلاوة والحانا،ولقبله ما حلّ بانبياء الله ورسله حكم فصل وقضاء حتم ۔

انصار سے خطاب

اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے اسلام کے مددگار بزرگو!

اور اسلام کے قلعوں،میرے حق کو ثابت کرنے میں کیوں سستی برتتے ہو اور مجھ پر جو ظلم وستم ہو رہا ہے اس سے کیوں غفلت سے کام لے رہے ہو ؟!

کیا میرے باپ نے نہیں فرمایا تھا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتا ہے (یعنی اس کے احترام

کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام بھی ہوتا ہے؟)

تم نے کتنی جلدی فتنہ برپا کر دیا ہے اور کتنی جلدی ہوا وہوس کے شکار ہو گئے! تم اس ظلم کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہو اور میرے دعویٰ کو ثابت کرنے کی طاقت بھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کہ محمد مرگئے !

(اور ان کا کام تمام ہو گیا) یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جس کا شگاف ہر روز بڑھتا جا رہا ہے اور خلاء واقع ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جانے سے زمین تاریک ہو گئی اور شمس و قمر بے رونق ہو گئے، ستارے مدھم پڑ گئے، امیدیں ٹوٹ گئیں، پہاڑوں میں زلزلہ آگیا اور وہ پاش پاش ہو گئے ہیں، حرمتوں کا پاس نہیں رکھا گیا اور پیغمبر اکرم (ص) کی رحلت کے وقت ان کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين [16]

اَيُّهَا بَنِي قَيْلِهِ ! اَيُّكُمْ تَرَاثُ اَبِي؟ و انتم بمرأى مَنِّ ومسمع، ومنتدى ومجمع تلبسكم الدعوة وتشملكم الخبرة وانتم ذوو العدد والعدة والاداة والقوة، وعندكم السلاح والجُنة تو ا فيكم الدعوة فلا تجيبون ، وتاتيكم الصرخة فلا تغيثون وانتم موصوفون بالكفاح ، معروفون بالخير والصلاح ، والنخبة التي انتخبت والخيرة التي اختيرت لنا اهل البيت -

قاتلتم العرب ، وتحملتم الكدّ والتعب، وناطحتم الامم وكافحتم البُهم، لا نبرح ولا تبرحون ، نامركم فتاتمرون ، حتى اذا دارت بنا رحى الاسلام ودرّ حلب الايام ، وخضعت نعرة الشرك، وسكنت فورة الافك وخمدت نيران الكفر، وهدأت دعوة الهرج، واستوسق نظام الدين -

خدا کی قسم یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جس کی صبح و شام تلاوت کی آواز بلند ہو رہی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اپنے حتمی فیصلوں کے بارے میں خبر دے رہی ہے اور اس کے احکام تغیر ناپذیر ہیں (جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے) :

”اور محمد (ص) صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبر موجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاو گے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، خدا شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے“ -

اے فرزند ان قیلہ (اوس و خزرج) کیا یہ مناسب ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور یہاں حاضر بھی ہو اور میری آواز تم تک پہنچ بھی رہی ہے اور تم واقعہ سے با خبر بھی ہو، تمہاری تعداد زیادہ ہے، تمہارے پاس طاقت و اسلحہ بھی ہے، اور میں تم کو اپنی مدد کے لئے پکار رہی ہوں، لیکن تم اس پر لبیک نہیں کہتے، میری فریاد کو سن رہے ہو مگر فریاد رسی نہیں کرتے ہو، تم بہادری میں معروف اور نیکی سے موصوف اور خود نخبہ ہو ، تم ہی ہم اہلبیت (ع) کے لئے منتخب ہوئے، تم نے عربوں کے ساتھ

جنگیں لڑیں، سختیوں کو برداشت کیا، مختلف قبیلوں سے جنگ کی، سورماؤں سے زور آزمائی کی، جب ہم

فاٹی حُرتم بعد البیان واسررتم بعد الاعلان ونکصتم بعد الاقدام واشرکتهم بعدالایمان بوساً لقوم نکثوا؟

>الا تقاتلون قوما نکثواایمانهم وهموا باخراج الرسول وهم بدأؤکم اول مرة اتخسونهم فاللہ احق ان تخشوه ان کنتم مؤمنین <[17]

ألا و قد اری ان قد اخلدتم الی الخفض،وابعدتم من هو احقّ بالبسط والقبض، وركنتم الی الدعة، ونجوتهم من الضیق بالسعة فمَجِجْتُم ما وعیتُم،ودسعتُم الذی تسوغتُم۔

>فان تکفروا اَنتُم ومن فی الارض جمیعاً فان اللہ لغنی حمید<[18]

قیام کرتے تھے تو تم بھی قیام کرتے تھے ہم حکم دیتے تھے اور تم اطاعت کرتے تھے ۔

یہاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور نعمتیں اور خیرات زیادہ ہوئے، مشرکین کے سر جھک گئے، ان کا جھوٹا وقار و جوش ختم ہو گیا، اور کفر کے آتش کدے خاموش ہو گئے، شورش اور شوروغل ختم ہو گیا اور دین کا نظام مستحکم ہو گیا۔

اے گروہ انصار: متحیر ہو کر کہاں جارہے ہو ؟ ! حقائق کے معلوم ہونے کے بعد انہیں کیوں چھپاتے ہو، اور قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے کیوں ہٹا رہے ہو، اور ایمان لانے کے بعد مشرک کیوں ہو رہے ہو ؟

” بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے اور رسول کا شہر بدر کرنا چاہتے ہیں، اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انہوں نے ہی شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو، حالانکہ کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہیں صرف خدا سے ڈرنا چاہئے ۔“

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو جو شخص لائق حکومت تھا اس کو برکنار کردیا اور تم گوشہ نشینی اختیار کرکے عیش وعشرت میں مشغول ہو، زندگی کے وسیع وعریض میدان سے فرار کرکے راحت طلبی کے تنگ وتار ماحول میں پھنس گئے ہو، جو کچھ تمہارے اندر تھا اسے ظاہر کردیا اور جوہی چکے تھے اسے اگل دیا، لیکن آگاہ رہو اگر تم اور روئے زمین پر آباد تمام انسان کافر ہو جائیں تو خدا تمہارا محتاج نہیں ہے ۔“

ألا و قد قلت ما قلت علی معرفة منی بالخذلة التي خامرتکم والغدرۃ التي استشعرتها قلوبکم ، و لكنها فیضة النفس ، ونفثة الغیض (الغیظ) و خور القنا وبثۃ الصدور وتقدمة الحجة ۔

فدونکموها فاحتقبوها دبرۃ الظهر نقبة الخف، باقیۃ العار، موسومة بغضب اللہ وشار الابد، موصولة بناراللہ الموقدة التي تطلع علی الافئدة۔ فبعین اللہ ماتفعلون >وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون۔<[19]

وانا ابنة نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ، فاعلموا >انّا عاملون وانتظروا انّا منتظرون<[20][21]

اے لوگو! جو کچھ مجھے کہنا چاہئے تھا سو کہہ دیا، چونکہ میں جانتی ہوں کہ تم میری مدد نہیں کرو گے، تم

لوگ جو منصوبے بناتے ہو مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں، دل میں ایک درد تھا جس کو بیان کر دیا تاکہ تم پر حجت تمام ہو جائے اب فدک اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو، لیکن یہ بھی جان لو کہ اس راہ میں بڑی دشواریاں ہیں اور اس ”فعل“ کی رسوائیاں اور ذلتیں ہمیشہ تمہارے دامن گیر رہیں گی۔

خدا اپنا غیظ و غضب زیادہ کریگا اور اس کی سزا جہنم ہوگی، ”خدا تمہارے کردار سے آگاہ ہے بہت جلد ستمگار اپنے کئے ہوئے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے“

اے لوگو! میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہوں جس نے تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا، اب جو کچھ تم لوگ کر سکتے ہو کرو، ہم اس کا ضرور انتقام لینگے تم بھی منتظر ہو ، ہم بھی منتظر ہیں۔ [22]

[1] سورہ آل عمران آیت ۱۰۲

[2] سورہ فاطر-آیت ۲۸

[3] سورہ توبہ آیت ۱۲۸

[4] سورہ مائدہ آیت ۶۴

[5] >اٰلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَاِنْ جَهَنَّمَ لَمْحِيطَةٌ بِالْكَافِرِیْنَ۔< (سورہ توبہ ۴۹)

[6] سورہ کہف آیت ۵۰

[7] سورہ آل عمران آیت ۸۵

[8] سورہ مائدہ آیت ۵۰

[9] سورہ نمل، آیت ۱۶

[10] سورہ مریم، آیت ۲ و ۶

[11] سورہ انفال، آیت ۷۵

[12] سورہ نساء، آیت

[13] سورہ بقرہ، آیت ۱۸۰

[14] سورہ انعام، آیت ۶۷

[15] سورہ ہود آیت ۳۹

[16] سورہ آل عمران آیت ۱۴۴۔

[17] سورہ توبہ، آیت ۱۲

[18] سورہ ابراہیم، آیت ۸

[19] سورہ شعراء آیت ۲۲۷

[20] سورہ ہود، آیت ۱۲۱ و ۱۲۲

[21] احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛ دلائل الامامة، ص ۳۰؛ كشف الغمہ، ج ۱، ص ۱۸۰؛ بحار الانوار، ج ۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۱۶، ص ۲۱۱۔

[22] احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛ دلائل الامامة، ص ۳۰؛ كشف الغمہ، ج ۱، ص ۱۸۰؛ بحار الانوار، ج ۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۱۶، ص ۲۱۱۔

یہ خطبہ شیعہ اور اہل سنت کی متعدد کتابوں میں ذکر ہے ۔

بلاغات النساء، تألیف أحمد بن طيفور متوفی ۲۸۰ ہجری ۔۔

السقيفه و فدک ، تألیف أحمد بن عبدالعزيز جوهری أحمد بن متوفی ۳۲۳ ہجری۔

مقاتل الطالبیین ، تألیف علی بن الحسین ، معروف بہ ابوالفرج اصفہانی ، متوفای ۳۵۶ ہجری